احرار اور سیاست

بعض لوگ ایک غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ "مجلسِ احرارِ اسلام" چونکہ "الیکشن بازی" سے الگ ہوگئی ہے لہٰذا اب اسے مُلکی مُعاملات میں دخل اندازی کی ضرورت نہیں رہی۔

گویا اِن کا مطلب ہے کہ ہم لوگ مر چکے ہیں یا ہم نے مُلک چھوڑ دیا ہے۔ ؟نہیں اور ہرگز ایسا نہیں! یہ اِنکی ناتمام خواہش تو ہوسکتی ہے، حقیقت نہیں۔

احرار کا وجود اور کردار تاریخ کی بہت بڑی صداقت ہے۔ سیاست افرنگ کے فریب خوردہ اسیر سُن لیں!

ہم نے اپنے مُلک اور اپنے حقُوق سے قطعاً کنارا کشی نہیں کی۔ کوئی شریف انسان ایسا نہیں کرسکتا جو اپنے حقوقِ شہریت زائل کر دے۔ پاکستان ہمارا مُلک ہے اور ہمیں ایک آزاد شہری کی حیثیت سے یہاں رہنا ہے۔ بات کرنا ہے، صحیح راستہ دکھانا ہے اور غلط روی پر ٹوکنا ہے۔ گردوپیش کے مسائل وحالات سے ہم چشم پوشی کر سکتے ہیں نہ لاتعلق رہ سکتے ہیں۔ اِس مُلک کی تعمیر میں ہمارا ہی خُون پسینہ ہے ہمیں تمام مُلکی مُعاملات پر اپنی رائے کا برملا اظہار کرنا ہے۔ سیاست اور معیشت وتجارت میں حصہ لینا ہے۔ اور مُلازمتوں میں اپنا حق بھی وصول کرنا ہے۔ ہمارے بچوّں نے یہیں تعلیم حاصل کرنی ہے۔ اور تعلیم کے بعد ملازمت بھی اِن کا بُنیادی حق ہے۔ مُلکی مُعاملات میں ہمارا بھی اتنا ہی دخل ہوگا جتنا اور کسی کو دعویٰ ہوسکتا ہے۔ ہم اپنا حق شہریت پورا پورا استعمال کریں گے۔ اور کسی قیمت اِس سے دستبردار نہیں ہوں گے۔

قافلۂ احرار رُکا نہیں ہے۔ ہم نے توصرف جدّوجہد کا رُخ بدلا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ سول نافرمانی، ڈائریکٹ ایکشن یا الیکشن کے ذریعے ہی اپنے حقُوق حاصل کئے جائیں۔ اور بہت سے معقول ذرائع سے بھی یہ حقوق حاصل ہو سکتے ہیں۔

مجلسِ احرارِ اسلام کو اب مُلکی سیاست میں نئی حکمت عملی کے ساتھ ایک فعال کردار ادا کرنا ہے۔

امیر شریعت سیّد عطاءاللہ شاہ بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

(اقتباس خطبہ صدارت کل پاکستان تحفظ ختم نبوّت احرار کانفرنس ملتان۔ نومبر ۱۹۵۰)